٣٦٥٢ ✓

Darul ifta Darul uloom

sawal

از: دار الافتاء جامعہ کنز العلوم احمد آباد

کیا فرماتے ہے علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص مال کی لالچ میں مرتد ہو کر نصرانی بن گیا کچھ وقت کے بعد اسے احساس ہوا اور وہ پھر سے مسلمان ہو گیا اب سوال یہ ہے کہ جو مال اسے نصرانی بننے کے لئیے دیا گیا تھا کیا اسکا استعمال یہ کر سکتا ہے یا اس مال کو صدقہ کرنا ہو گا یا ان نص رانیوں کو لوٹانا ہو گا؟

س مسئلہ کی تحقیق میں بندہ کو درجہ ذیل عبارتوں کے علاوا واضح کوئی بات نہی ملی بندہ کو ابھی بھی انشراح نہی ہو رہا ہے کہ اس مال پر کیا حکم لگا جائے اس لئے کے جس وقت یہ مال اس شخص کو میلا اس وقت تو یہ مال حرام ورشوت کے حکم میں تھا لیکن جب وہ شخص مرتد ہو گیا اور یہ مال اسی کی ملک میں رہا تو پھر دوبارا اسلام لانے کے وقت اسکا صدقہ کرنا یا لوٹانا سمجھ میں نہی آرہا ہے کیونکہ مرتد کے مال میں حقوق کے واجبہ جیسے کہ کسی سے لیا قرض یا امانات وغیرہ تو باقی رہتے ہیں لیکن مرتد نے حالت ارتداد میں کمایہ ہوا مال اسی کا رہتا ہے چاہے شراب کو بیچ کر کمایہ ہو ہو قابل تصدق نہی، تو پھر اس مال کو کیسے صدقہ کا حکم لگایا جا سکتا ہے جب کے یہ اسی کی ملک ہے

مَال الْمُرْتَد:واما مَال الْمُرْتَد فانه على وَجْهَيْن:أَحدهمَا مَا اكْتَسبهُ قبل الرِّدَّة, والاخر مَا اكْتَسبهُ بعد الرِّدَّة

فَأَما الذى اكْتَسبهُ قبل الرِّدَّة فان الْمُرْتَد اذا قتل اَوْ لحق بدار الْحَرْب فان ذَلِك المَال لوَرثَته يقسم بَينهم بعد مَا تقضي دُيُونه وتنفذ وَصَايَاهُ وتعتق أمهَا أَوْلَاده من جَمِيع مَاله وَيعتق مدبروه من ثلثه فان رَجَعَ مُسلما لم يرد شَيْء من ذَلِك غير انه اذا وجد شَيْء من مَاله فِي ايدي ورثته لم يستهلك أَو فِي ايدى أهل الْوَصِيَّة فَهُوَ احق بِهِ وَهَذَا كُله فى قَول ابي حنيفَة وصاحبيه وابي عبد الله وَفِي قَول مَالك وَالشَّافِعِيّ مَال يكون لبيت مَال الْمُسلمين واما الذى اكْتَسبهُ بعد ردته فانه فى قَول ابي حنيفَة وَمَالك وَالشَّافِعِيّ لبيت مَال الْمُسلمين وَفِي قَول ابي يُوسُف وَمُحَمّد وَأبي عبد الله هُوَ ايضا لوَرثَته من الْمُسلمين كَمَاله الذى اكْتَسبهُ قبل الرِّدَّة.(النتف فِي الفتاوى ج2 ص 691)

اور ان عبارتوں سے بندہ یہ سمجھا ہے کہ: مرتد کے مال کی دو قسمیں ہے ایک وہ جو ارتداد سے قبل کمایہ دوسرے وہ جو ارتداد کے بعد کمایہ اگر اسلامی حکومت ہے تو پہلی قسم کا مال اسکے ورثہ میں تقسیم ہو گا اور دوسری قسم کا مال بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا لکیں چونکے اسلامی حکومت کا نظام نہی ہے تو وہ اپنا مال خود استعمال کر سکتا ہے لوٹانے کی ضرورت نہی کما فی النتف فی الفتاوی
اب آپ والا سے مزید رہنمائی کی درخواست ہے برائے کرم رہنمائی فرما کر شکریہ کا موقع انیات فرمائیں

سائل

دار الافتاء جامعہ کنز العلوم احمد آباد

1436/11/2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًومصلیاً

صورتِ مسئولہ میں اُس شخص کو معاذ اللہ نصرانی بننے کیلئے جو رقم دی گئی تھی وہ شرعاً رشوت تھی، اور رشوت کے مال میں لینے والے کی ملکیت نہیں آتی، لہذا یہ مال ارتداد سے قبل بھی اُسکا مملوک نہیں تھا، اور نہ ہی دوبارہ مسلمان ہونے کے بعد وہ اُسکا مالک بنا، اور اصل مالک کو لوٹانے کی صورت میں خطرہ ہے کہ وہ اس مال کے ذریعہ کسی اور کو مرتد بنائے، اسلئے اس رقم کا تصدق کرنا ہی ضروری ہے۔ البتہ آپ نے جو حوالہ ذکر کیا ہے، وہ حالتِ ارتدار سے قبل حلال و مملوک آمدنی سے متعلق ہے۔ جسکا حکم وہ ہی ہے جو آپ نے سمجھا ہے۔

فی الدرالمختار:(ج: ٤ ص: ٢٤٧)

(ویزول ملك المرتد عن ماله زوالا موقوفا، فان اسلم عاد ملكه وان مات او قتل على ردته)او حكم بلحاقه (ورث كسب اسلامه وارثه المسلم)

فی الشامية:(قوله ورث كسب اسلامه وارثه المسلم)اشار الى ان المعتبر وجود الوارث عند الموت او القتل او الحكم باللحاق وهو رواية محمد عن الامام، وهو الاصح۔

فی حاشية ابن عابدين:(ج:٦ص:٣٨٦)

ويردونها على اربابها ان عرفوهم والا تصدقوا بها لان سبيل الكسب الخبيث التصدق اذا تعذر الرد على صاحبه اه .

وَفِي الذَّخِيرَةِ: سُئِلَ أَبُو جَعفَر عَمَّن اكتَسَبَ مَالَهُ مِن أَمرِ السُّلطَان وَالغَرَامَاتِ المُحَرَّمَةِ وَغَيرِ ذَلِكَ هَل يَحِلُّ لِمَن عَرَفَ ذَلِكَ أَن يَأكُلَ مِن طَعَامِهِ قَالَ: أَحَبُّ إلَيَّ فِي دِينِهِ أَن لَا يَأكُلَ وَيَسَعُهُ حُكمًا إن لَم يَكُن غَصبًا أَو رِشوَةً اهـ

فی زاد المعاد :(ج:٥ص:٦٩١)

وَإِن كَانَ المَقبُوضُ بِرِضَى الدَّافِعِ وَقَدِ استَوفَى عِوَضَهُ المُحَرَّمَ كَمَن عَاوَضَ عَلَى خَمرٍ أَو خِنزِيرٍ أَو عَلَى زِنًى أَو فَاحِشَةٍ فَهَذَا لَا يَجِبُ رَدُّ العِوَضِ عَلَى الدَّافِعِ لِأَنَّهُ أَخرَجَهُ بِاختِيَارِهِ وَاستَوفَى عِوَضَهُ المُحَرَّمَ فَلَا يَجُوزُ أَن يُجمَعَ لَهُ بَينَ العِوَضِ وَالمُعَوَّضِ فَإِنَّ فِي ذَلِكَ إِعَانَةً لَهُ عَلَى الإِثمِ وَالعُدوَانِ وَتَيسِيرِ أَصحَابِ المَعَاصِي عَلَيهِ.............. واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد حسان سکھروی عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۴/صفر المظفر ۱۴۳۷ھ

۱۷/نومبر/۲۰۱۵ء

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۴/صفر المظفر ۱۴۳۷ھ

۱۷/نومبر/۲۰۱۵ء

الجواب صحیح

۱۴۳۷/۲/۴ھ